مبارک ایّام کو یاد رکھنا

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

وطن اور اتحاد کی نعمت

عزیزانِ محترم! تاریخ کے اَوراق پلٹنے اور اَقوامِ عالَم کے عروج وزَوال، اور ان کی کامیابی وناکامی کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے، کہ آج تک جس قوم نے بھی عروج وترقی کی منزل پائی، وہ ترقی اُن کے باہمی اتحاد کے مَرہونِ منّت ہے، اگر کسی کے پاس جنگی سازوسامان، تجربہ کار ودَلیر بَری، بحری اور فِضائی اَفواج اور عُلماء ودانشوَر، الغرض دِینی ودنیاوی تمام قوّتیں ہوں، لیکن باہمی اتفاق واتحاد نہ ہو، تو یہ تمام تَر صلاحیتیں بے کار، بلکہ ناہونے کے برابر ہیں، باہَمی نااتفاقی ترقی کے بجائے تنزّلی اور آبادی کے بجائے بربادی کا سبب بن جاتی ہے، مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ نے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے، اتفاق واتحاد، بھائی چارگی، ہم آہنگی

ویکجہتی کا درس دیا، اور جب تک مسلمان اس فرمانِ عالی شان پر عمل پیرا رہے، کامیابی وکامرانی اُن کا مُقدَّر بنی رہی، قَیصر وکِسریٰ جیسی طاقتیں بھی اِن کے آگے سرنگوں تھیں، ان کی ہیبت وجلال سے پہاڑ بھی سمٹ کر رائی ہوئے، راستے کی ہر رُکاوٹ کو وہ پاؤں کی ٹھوکر سے دُور کرتے چلے گئے، فتح ونُصرت کے پرچم لہرائے، کامیابیوں کے سفر طَے کیے، لیکن جب مسلمان اتفاق واتحاد کو ختم کرکے تفرقہ بازی، گروہ بندی اور تعصب نظری میں مبتلا ہوئے، ان کی شان وشَوکت، دَبدبہ ورُعب سب بکھر کر رہ گیا، مسلمان کمزور ہوتے چلے گئے، یہ بات واضح ہے کہ اتفاق واتحاد قوّت اور تعمیری نشوونما کا باعث ہے، جبکہ اس سے دُوری وناانفاقی، اِفتِراق وانتشار، تخریب اور کمزوری کا سبب ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَأَطِيْعُوا اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلاَ تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ﴾[1] "اللہ اور رسول کا حکم مانو، اور آپس میں جھگڑا مت کرو، ورنہ بُزدل ہوجاؤ گے، اور تمہاری بندھی ہوئی ہَوا جاتی رہے گی"۔ یعنی اتحاد واتفاق کے سبب مسلمانوں کا رُعب ودَبدَبہ قائم رہتا ہے، ورنہ ختم ہو جاتا ہے، لہٰذا ہمیں اِفتِراق وانتشار والے اَفعال وحرکات کو چھوڑ کر باہمی مضبوط اتحاد سے کام لینا ہوگا۔

محترم بھائیو! قرآنِ کریم میں اتفاق واتحاد کی تاکید کے ساتھ ساتھ حدیثِ پاک میں بھی اِفتراق واِنتشار والے اَفعال وحرکات سے منع فرماکر، متفق ومتحد رہنے پر زور دیا گیا ہے، نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «عَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ؛ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ

---

(۱) پ ۱۰، الأنفال: ٤٦.

الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ»[1] "تم پر جماعت (یعنی اُمّت کے بڑے گروہ اہلِ سُنّت وجماعت) کے ساتھ رہنا لازم ہے؛ کیونکہ جو بکری اپنے ریوڑ سے الگ ہوتی ہے، بھیڑیا اُسی کو کھاتا ہے"۔

سرکارِ دوعالم ﷺ نے ہمیں ہر دَم ایک اور متحد ہوکر رہنے کی تاکید فرمائی؛ کیونکہ اتفاق واتحاد کی برکت سے باطل قوّتیں ہمیں اپنی طرف نہیں کھینچ سکتیں، اور اس سے خالقِ کائنات عزّوجلّ کی مدد ونُصرت شاملِ حال رہتی ہے، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «يَدُ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ»[2] "اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت (یعنی امّت کے بڑے گروہ اہلِ سنّت وجماعت) کے ساتھ ہے"۔

حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

﴿واعتصموا بحبل الله جميعاً وّلا تفرّقوا﴾ میں غَور وفکر

میرے بزرگو ودوستو! اسلام ایک عالمگیر وآفاقی مذہب، کامل واکمل دِین، اَبدی ضابطۂ حیات اور امن وسلامتی کا علمبردار ہے، اسلام اتحاد، اتفاق اور یکجہتی کی دعوت ودَرس دیتا ہے، اتحاد کا معنی آپس میں متحد واکٹھے ہوکر زندگی بسر کرنا ہے، لفظِ اتحاد اتنا جامع ومکمل ہے جو اپنے اندر مَعانی کا ایک سمندر سموئے ہوئے ہے، اتفاق واتحاد کی بدَولت اِنفرادی، فکری، مُعاشَرتی، اقتصادی، علمی وفنّی، سائنسی قوّت میں

---

(1) "سنن أبي داود" كتاب الصلاة، ر: ٥٤٧، صـ٩١.

(2) "جامع الترمذي" أبواب الفتن، ر: ٢١٦٦، صـ٤٩٨.

یکجہتی، باہمی تعلّقات مضبوط، اور بہترین فِضا قائم ہوتی ہے، اتحاد ہر طرح کی سعادت وبھلائی کی بنیاد، انسانیّت کی تعمیر وترقی کا سُتون، مُعاشی ومُعاشَرتی کثیر فوائد، قَوم کی راحت وسکون، ترقی وکامیابی کا سبب اور ایک عظیم وعمدہ نعمت ہے، خالقِ کائنات عزّوجلّ نے اتحاد کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعاً وَّلاَ تَفَرَّقُوْا﴾(١) "سب مل کر اللہ تعالی کی رَسّی مضبوط تھام لو، اور آپس میں فرقوں میں نہ بٹ جانا"، یعنی دِینِ اسلام کے اصول وقواعد اور اللہ ورسول کے فرمان پر عمل پیرا رہنا ہے؛ کیونکہ اتفاق وہی اچھا ہے جو اللہ ورسول کی اِطاعت پر کیا جائے، ان کا راستہ چھوڑ کر اتفاق اتفاق نہیں، بلکہ کمزوری وبدبختی ہے۔

برادرانہ تعلّق اور اللہ تعالی کے لیے محبت کا مرتبہ

عزیز دوستو! اللہ ورسول کے لیے محبت وعداوت، لین دین، اور باہمی برادرانہ تعلّق رکھنا کامل مؤمن کی علامت ہے، حضرت سیّدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ أَحَبَّ لله، وَأَبْغَضَ لله، وَأَعْطَى لله، وَمَنَعَ لله، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ»(٢) "جو اللہ تعالی کی خاطر کسی سے محبت کرے، اللہ تعالی کی خاطر کسی سے عداوت رکھے، اللہ تعالی کی خاطر کسی کو کچھ دے، اور اللہ تعالی کی خاطر کسی کو منع کرے، اُس نے اپنے ایمان کو مکمل کرلیا"۔

---

(١) پ٤، آل عمران: ١٠٣.

(٢) "سنن أبي داود" كتابُ السنّة، ر: ٤٦٨١، صـ٦٦١.

رفیقانِ ملّت ِاسلامیہ! اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھنے والے بروزِ قیامت رَحمتِ الٰہی کے سایہ میں ہوں گے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ، الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّيْ»(۱) "یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بُزرگی وجلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے، آج کے دن میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا، اور آج میرے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں"۔ لہٰذا ہمارا ہر قَول وفعل، ایک دوسرے سے تعلقات، لین دین وغیرہ صِرف وصِرف اللہ ورسول کی رِضاو خوشنودی کے لیے ہونا چاہیے۔

مبارک ایّام کا احترام

برادرانِ اسلام! جس طرح لوگوں میں کچھ بندے اللہ تعالی کے پیارے ہوتے ہیں، جیسے تمام کتابوں میں قرآنِ پاک سب سے افضل کتاب ہے، اسی طرح تمام ایّام میں کچھ ایّام بھی بڑی برکت والے ہیں، ان مبارک ایّام میں عبادت اور اَعمالِ صالحہ بجالانا، بلندیٔ درَجات اور زیادتیٔ ثواب کا باعث ہے، ان بابرکت ایّام کا ادب واحترام ہر مسلمان پر لازم وضروری اور اللہ تعالی کو محبوب اور دل کا تقویٰ ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى

---

(۱) "صحيح مسلم" كتابُ البِرِّ والصِّلة، ر: ٦٥٤٨، صـ١١٢٥.

الْقُلُوْبِ﴾[1] "بات یہ ہے کہ جو اللہ تعالی کی نشانیوں کی تعظیم کرے، تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے"، تو معلوم ہوا کہ جس دن و چیز کو کسی عظمت والی شَے یا اللہ تعالی کے پیاروں سے نسبت ہو جائے، وہ بھی برکت والے ہو جاتے ہیں، ان کا احترام و تعظیم لازم، باعثِ برکت اور دلی پرہیز گاری کی علامت ہے۔

شکرگزاری سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے

میرے بزرگو و دوستو! شکر ادا کرنا نیک لوگوں کی ایک عمدہ صفت ہے، بندے کا نعمتِ الٰہی پر راضی رہنا، اللہ تعالی کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہنا، اور دل و اعضائے بدن سے اس کی گواہی دینا اور حرام سے پرہیز کرنا شکر ہے، شکر کا تعلّق دل، اعضاء اور زبان سب سے ہے، بندے پر ہر نعمت کا شکر ادا کرنا واجب ہے، نعمتیں اگر مختلف ہیں تو ان کا شکرانہ بھی مختلف انداز سے ہوتا ہے، کفّار کا شکر کفر و معصیت سے تَوبہ کرنا ہے، مؤمن کا شکر عبادت پر استقامت اور گناہوں سے دُور رہنا ہے، اعضاء کا شکر انہیں اللہ تعالی کی ناراضگی والے کاموں سے بچاکر نیک اعمال میں استعمال کرنا ہے۔

شکر ادا کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾[2] "اگر احسان مانوگے تو میں تمہیں اَور بھی دونگا، اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب بہت سخت ہے"۔ جس طرح شکر گزاری مزید انعام واکرام کا باعث ہے، اسی طرح ناشکری اور

---

(۱) پ۱۷، الحج: ۳۲.

(۲) پ۱۳، إبراهيم: ۷.

کُفرانِ نعمت محرومی کا سبب ہے، اللہ تعالی کی دی ہوئی طاقت وقوّت، دَولت، عزّت ومرتبہ اور علم وہُنر وغیرہا کو اس کی نافرمانی میں خرچ کرنا ناشکری، جبکہ ان نعمتوں کو نیک کاموں میں صرف کرنا شکرگزاری ہے۔

عزیز دوستو! شکر کا تعلق جہاں اعضاء اور قول وفعل سے ہے، وہیں جس ملک میں ہم رہتے ہیں اس کی حفاظت، وہاں کی حکومت وقوانین سے اتفاق وتعاوُن بھی ایک طرح سے شکرگزاری ہے، اس بات کا خُوب خیال رکھا جائے، حکومتی اَہلکاروں سے بھرپور تعاوُن کرکے حکمِ خداوندی کا عملی طَور پر ثبوت دینا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾[1] "بھلائی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو"۔ جو ربّ تعالی کے انعام واِکرام کا شکرادا کرے، تو ایسے بندے پر پروَردِگارِ عالَم جلّ جلالہ محض اپنے فضل وکرم سے نعمتوں کی فروانی فرماتا ہے، ارشادِ ربِّ کریم ہے: ﴿نِعْمَةً مِّنْ عِندِنَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ﴾[2] "اپنے پاس سے نعمت عطا کرکے، ہم یونہی صِلہ دیتے ہیں اُسے جو شکر کرے"، اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے، اور یہ انعام واکرام کی زیادتی وغیرہ سب اللہ تعالی کا فضل ورَحمت ہے۔

---

(١) پ٦، المآئدة: ٢.

(٢) پ٢٧، القمر: ٣٥.

اتفاق واتحاد انتہائی ضروری چیز ہے

میرے بھائیو! لوگوں میں اسلام کی بدَولت آپس میں دِینی محبّت پیدا ہوئی، عداوت دُور ہوئی، حتّٰی کہ سالہاسال سے جاری لڑائی، رات دن قتل وغارتگری کی گرم بازاری، اتفاق واتحاد اور حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دامنِ کرم سے وابستگی کی برکت سے ٹھنڈی ہوگئی، مصطفی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سارے مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی بنا کر اُلفت ومحبّت کے جذبات اُجاگر کیے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً﴾(۱) "اللہ تعالی کا احسان اپنے اوپر یاد کرو! جب تم میں دشمنی تھی، اللہ تعالی نے تمہارے دلوں میں ملاپ کردیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی ہوگئے"۔

اے اللہ! ہمیں مبارک ایّام کو یاد رکھنے، ان کا ادب واحترام کرنے، ان میں زیادہ عبادت واَعمالِ صالحہ کی ہمّت وجذبہ نصیب فرما، ہمیں برادرانہ تعلّق وباہمی محبت واُلفت قائم رکھنے، نعمتوں کا شکر بجالانے اور باہمی اتفاق واتحاد کی توفیق عطا فرما، ہماری عبادات، تعلقات اور نعمتوں میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبّت، اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی

---

(۱) پ٤، آل عمران: ١٠٣.

توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.